بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوہ فتح مکہ کے حوالہ سے سیرت آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ایمان افروز تذکرہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کی کامیابی کے لئے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18؍جولائی 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج بھی فتح مکّہ کے واقعات کی مزید تفصیل بیان کروں گا۔ آپؐ کے مکّے میں قیام کے متعلق اختلاف ہے۔ بخاری میں درج روایت کے مطابق آپؐ مکے میں انیس ۱۹ دن ٹھہرے۔ آپؐ دو رکعت نماز پڑھتے، یعنی قصر کرتے تھے۔ بعض روایات میں ۱۷، ۱۸ ؍ یا ۱۵ ؍ دن کا تذکرہ بھی ہے۔

بعض مستشرقین نے بھی فتح مکہ کے متعلق اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ مثلاً ولیم میور جو ایک مشہور مستشرق ہے۔ اس کا تعلق سکاٹ لینڈ سے تھا۔ وہ فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب دی لائف آف محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میں لکھتا ہے کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کا ماضی کے تمام پرانے قصوروں کو معاف کرنا اور اُن کی تمام چھوٹی بڑی تکالیف کو فراموش کر دینا دراصل آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے اپنے فائدے کے لیے تھا لیکن اس کے لیے ایک بڑے اور گداز دل کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسی طرح ولیم منٹگمری، جو ایک سکاٹش مستشرق تھا اور اس نے اسلام اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خلاف بہت سخت باتیں کی ہیں وہ کہتا ہے کہ مکّہ کے رؤساء کو مسلمان ہونے پر مجبور نہیں کیا گیا، یہ رؤساء اور دیگر بہت سے لوگ کفر پر قائم رہے۔ سب سے بڑھ کر وہ مہارت جس کے ساتھ انہوں نے (یعنی آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے) اپنی سربراہی میں موجود اتحاد کو سنبھالا اور تقریباً تمام افراد کو یہ احساس دلایا کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جا رہا ہے اس چیز نے اسلامی معاشرے میں ہم آہنگی، اطمینان اور جوش کے جذبات کو نمایاں کر دیا۔

پھر ایک مستشرق ہے آرتھر گِل مین اس کا تعلق امریکہ سے تھا، وہ کہتا ہے کہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی یہ بات بے حد تعریف کے لائق ہے کہ جس موقع پر ماضی کے مکہ کے مکینوں کے مظالم کی یاد آپ کو انتقام لینے پر اکسا سکتی تھی، آپ نے اپنی فوج کو ہر قسم کی خون ریزی سے منع فرمایا اور عاجزی اور خدا تعالیٰ کے شکر کا

ہر ممکن اظہار کیا۔ پھر لکھتا ہے کہ دس یا بارہ لوگ جنہوں نے پہلے مختلف مواقع پر نہایت وحشیانہ رویے کا مظاہرہ کیا تھا ان کو سزا دیئے جانے کا حکم ہوا اور ان میں سے چار لوگوں کو قتل کی سزا دی گئی لیکن اس رویے کو دیگر فاتحین کے رویے کے مقابلے پر بہت ہی زیادہ انسانیت سے پُر قرار دینا چاہئے۔ لکھتا ہے کہ صلیبیوں کے مظالم کے مقابلے میں جنہوں نے 1099ء میں ستر ہزار مسلمان مردوں عورتوں اور بے یارومددگار بچوں کو اس وقت موت کے گھاٹ اتار دیا جب یروشلم ان کے قبضہ میں آیا یا انگریز فوج کی درشتی کے مقابلے میں کہ وہ بھی صلیب کے سائے میں ہی لڑے تھے جنہوں نے 1874ء کے یادگار سال میں جنگ کے دوران افریقہ میں گولڈ کوسٹ (گھانا) پر موجود ایک دارالحکومت جلا ڈالا تھا۔ محمد ﷺ کی فتح حقیقت میں مذہب کی فتح تھی نہ کہ سیاست کی۔ آپ نے ہر طرح کی ذاتی تکریم کی باتوں کو ردّ کر دیا اور شاہانہ تسلط کے تمام طریقوں سے گریز کیا اور جب مکہ کے تمام متکبر سردار آپ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم میرے ہاتھوں سے آج کس چیز کی امید رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا اے ہمارے سخی بھائی رحم کی۔ آنحضرت ﷺ نے کہا تو پھر ایسا ہی ہو۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔

ایک خاتون مستشرق، روتھ کرینسٹن کا تعلق بھی امریکہ سے تھا۔ وہ لکھتی ہے کہ سال ۶۳۰ء کے آغاز میں ایک دن وہ شخص جسے صرف دس سال پہلے شہر سے پتھر مار کر نکال دیا گیا تھا اور جسے مذاق کا نشانہ بنایا گیا تھا، اب اپنے دس ہزار تجربہ کار سپاہیوں کے ساتھ شہر میں داخل ہوا۔ محمد (ﷺ) نے حکم دیا تھا کہ کسی کو قتل نہ کیا جائے، شہریوں کے ساتھ مہربانی کا سلوک کیا جائے۔

کیرن آرم سٹرانگ برطانیہ کی ایک اچھی مستشرق ہیں، عام طور پر بڑے انصاف سے لکھنے والی ہیں وہ اپنی کتاب میں لکھتی ہیں کہ آپ (ﷺ) کو خون ریز انتقام لینے کی کوئی خواہش نہیں تھی، کسی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا اور نہ ہی ایسا لگتا ہے کہ کسی پر کوئی دباؤ ڈالا گیا۔ محمد (ﷺ) مکہ اس لیے نہیں آئے تھے کہ قریش کو ظلم و ستم کا نشانہ بنائیں، بلکہ اس لیے آئے تھے کہ اس مذہب کو ختم کر دیں جو اُن کیلئے ناکام ثابت ہوا تھا۔ مکے کی فتح کے ذریعے محمد (ﷺ) نے نبوت کے اپنے دعوے کو سچ ثابت کر دیا۔ یہ فتح بغیر کسی قسم کی خون ریزی کے حاصل ہوئی تھی اور محمد (ﷺ) کی پُرامن پالیسی کامیاب رہی۔ چند ہی سالوں میں مکے میں بُت پرستی کا خاتمہ ہو گیا اور عکرمہ اور سہیل جیسے سخت ترین مخالفین مخلص اور پُرجوش مسلمان بن گئے۔

فتح مکہ کی تفاصیل میں عبداللہ بن ابی سرح کے قبولِ اسلام کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ یہ شخص پہلے مسلمان تھا، کاتبِ وحی بھی تھا۔ لیکن اسے ٹھوکر لگی اور یہ مرتد ہو کر مکہ آ گیا۔ فتح مکہ کے موقع پر جن لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا اُن میں عبداللہ بن ابی سرح کا نام بھی تھا، مگر حضرت عثمانؓ نے اسے پناہ دے دی اور وہ آپؐ

کے گھر میں کہیں چھپا رہا۔ ایک روز جب آپؐ بیعت لے رہے تھے تو حضرت عثمانؓ اسے بھی لے آئے۔ آنحضور ﷺ نے کچھ دیر تو تامل فرمایا اور پھر اس کی بیعت لے لی۔ یہ بعد میں مصر کے گورنر بھی رہے اور افریقہ کے ایک علاقے کو فتح کرنے والے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے رضاعی بھائی تھے مگر آپؓ کی شہادت کے بعد فتنوں سے الگ ہوگئے تھے۔ ذکر آتا ہے کہ انہوں نے دعا کی تھی کہ ان کا آخری عمل نماز ہو چنانچہ ایک روز صبح کی نماز کے وقت سلام پھیرتے ہوئے ان کی وفات ہوگئی۔

عکرمہ بن ابوجہل کو بھی یقین تھا کہ اسے ضرور سزا ملے گی۔ چنانچہ اس نے بھی سمندر کے راستے سے یمن جانے کا فیصلہ کیا۔ اس کی بیوی ام حکیم نے اسلام قبول کر لیا تھا، وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ عکرمہ کو خطرہ ہے کہ آپؐ اسے قتل کروادیں گے آپؐ اسے امان دے دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ امان میں ہے۔ چنانچہ عکرمہ کی بیوی اس کے پاس پہنچی اور اسے کہا کہ مَیں تمہارے پاس اُس انسان کی طرف سے آئی ہوں جو لوگوں میں سب سے زیادہ جوڑنے والا اور لوگوں میں سب سے زیادہ نیک اور لوگوں میں سب سے زیادہ خیر خواہ ہے۔ تُو اپنی جان کو ہلاکت میں مت ڈال کیونکہ مَیں تمہارے لیے امان طلب کر چکی ہوں۔ چنانچہ عکرمہ واپس آیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

جن لوگوں کے قتل کا حکم ہوا تھا اُن میں وہ شخص بھی شامل تھا جو آنحضور ﷺ کی بیٹی حضرت زینبؓ کی ہلاکت کا موجب ہوا تھا۔ اس شخص نے حضرت زینبؓ کے اونٹ کی زِین کا چوڑا تسمہ جس سے اُسے کسا جاتا ہے کاٹ دیا تھا، اور آپؓ اونٹ سے نیچے جا گری تھیں جس کی وجہ سے اُن کا حمل ضائع ہوگیا اور کچھ عرصے بعد وہ شہید ہوگئیں۔ یہ شخص بھاگ کر ایران چلا گیا تھا مگر پھر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور معافی کا طلب گار ہوا۔ آنحضور ﷺ نے اس شخص کو بھی معاف فرما دیا۔

اسی طرح کعب بن زہیر کے قبولِ اسلام کا واقعہ ہے۔ یہ شخص بھی آنحضور ﷺ کا سخت معاند تھا، شاعر تھا اور اپنی شاعری سے اسلام اور آنحضور ﷺ کے خلاف شر پھیلایا کرتا تھا۔ یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی شناخت ظاہر کیے بِنا کعب بن زہیر کے لیے معافی کا طلب گار ہوا۔ آپؐ نے جب اسے معاف فرمایا تو اس نے کہا کہ کعب مَیں ہی ہوں۔ آنحضور ﷺ نے اسے معاف فرما دیا۔ کعب نے آپؐ کی خدمت میں ایک شاندار قصیدہ بھی پیش کیا اور آپؐ نے اسے اپنی چادر عطا فرمائی۔ اسی وجہ سے یہ قصیدہ بردہ کہلاتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ تاریخ میں امام بوصیری کا قصیدہ بھی قصیدہ بردہ کہلاتا ہے۔ اس کو بھی قصیدہ بردہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ شان میں یہ قصیدہ لکھا تو انہیں خواب میں نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر مبارک اوڑھائی جو ان کی بیداری کے وقت بھی ان کے شانے پر موجود تھی۔ کہا جاتا ہے

کہ امام بوصیری مفلوج تھے اور اس چادر کی برکت سے شفایاب ہو گئے۔ بہر حال یہ ایک کہانی ہے جو بیان کی جاتی ہے ایسی کہانیاں بھی آجاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کچھ اور شدید مخالفین کے قبول اسلام کا بھی ذکر ہے اور کس طرح ان کو معافی ملی۔ وہ بھی ذکر آئندہ کروں گا۔

آخر پر حضور پر نور نے فرمایا اگلے جمعے سے ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے، اس کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس جلسے کو کامیاب فرمائے اور اپنے فضلوں سے اسے نوازتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شریر اور نقصان پہنچانے والے، اور نقصان پہنچانے کی نیّت رکھنے والے کے شر سے بچائے۔ جو مہمان اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے آرہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت سے پہنچائے اور یہاں بھی خیریت سے رکھے۔ آمین۔ لوگوں کے جو ذاتی مہمان جلسے کے لیے آرہے ہیں یا جو جماعتی انتظام سے آرہے ہیں، مہمان نوازی کے شعبے کے تحت ان کا انتظام ہو گا، اللہ تعالیٰ ہر میزبان کو اِن مہمانوں کی مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کارکنان بڑے شوق اور جذبے سے ڈیوٹیوں کے لیے خود کو پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کارکنان کو بھی خدمت کی توفیق دے نہایت عزت و احترام اور نرمی اور خوش مزاجی سے یہ مہمانوں کی خدمت کریں۔

بعض دفعہ کام کی زیادتی اور نیند کی کمی کی وجہ سے بعض کارکنان کی خوش مزاجی متاثر ہو جاتی ہے مگر ہر کارکن کو یہ سوچ کر یہ دن گزارنے چاہئیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق دی ہے اس لیے اس کے لیے ہم ہر قربانی کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھیں گے اور ہر صورتِ حال میں ہمارے چہروں پر مسکراہٹ رہے گی۔

کارکنان افسر ہو یا معاون، لڑکیاں، لڑکے، مرد، عورتیں خواہ وہ کسی بھی شعبے میں ہیں سب کو ہمیشہ اپنے چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ اپنے کام انجام دینے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے، آمین۔ لیکن ساتھ ہی ہر ایک پر گہری نظر بھی رکھنی چاہیے تاکہ کسی کو کبھی کوئی شر پھیلانے کی جرأت پیدا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔